سچے اور جھوٹے پیغمبر میں فرق

الحمد للہ علی ما اظہر الحق ولکن اکثر الناس لا یعلمون

تعریف خدا کو ہی لائق ہے جس نے حق کو ظاہر کیا لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے

مَیں اپنے مضمون کی ابتداء اُس بزرگ و برتر پروردگار کی حمد و ثناء سے کرتا ہوں جس کی آنکھ سے کوئی بھی پوشیدہ نہیں ہے اور وہ ہمیشہ اپنے بندوں کے اعمال دیکھ رہا ہے۔ جھوٹوں کے سر کو خاک میں رُلاتا ہے کیونکہ غیرت مند ہے اور اُس کو اس شکار کی طرح ہلاک کرتا ہے جو سراسیمہ اور سرگردان ہو۔

یہ مضمون اُن لوگوں کے لئے ہے جو خدا کی آیات کو دیکھ کر اپنی آنکھ بند نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ کی آیات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام تورات کے احیاء کے لئے آئے تھے اُسی طرح حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام قرآن کریم کے احیاء کے لئے آئے ہیں۔

جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی کوئی شریعت لے کر نہیں آئے تھے بلکہ تورات کے احیاء کے لئے آئے تھے اسی طرح پر محمدی سلسلہ کا موعود مسیح اپنی کوئی

شریعت لے کر نہیں آیا بلکہ قرآن شریف کے احیاء کے لئے اور اس تکمیل کے لئے آیا ہے جو تکمیل اشاعتِ ہدایت کہلاتی ہے۔یعنی مسیح ناصری شارح تورات اور مسیح موعود شارع قرآن ہے۔

حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ۔

"ترجمہ: تو جہاں بھی ہو مَیں تیرے ساتھ ہوں مَیں تیری مدد کروں گا اور ہمیشہ کے لئے تیرا چارہ اور سہارا اور تیرا نہایت قوی بازو ہوں اور مجھے حکم دیا کہ مَیں لوگوں کو قرآن اور آنحضرت ﷺ کے دین کی دعوت دوں۔"(تذکرہ ایڈیشن چہارم ۱۹۷۷ صفحہ ۲۱۹-۲۱۸)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام قرآن کریم کی تجلّی ہیں۔ الہام حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہے۔ترجمہ: اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی۔ جو کچھ تو نے چلایا تو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔ وہ خدا ہے جس نے تجھے قرآن سکھایا یعنی حقیقی معنوں پر تجھے اطلاع دی تا کہ تو ان لوگوں کو ڈرائے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے۔ اور تا کہ مجرموں کی راہ کھل جائے اور تیرے انکار کی وجہ سے ان پر حجت پوری ہو جائے۔ ان لوگوں کو کہہ دے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف

سے مامور ہو کر آیا ہوں اور میں وہ ہوں جو سب سے پہلے ایمان لایا۔(براہینِ احمدیہ حصہ پنجم۔ر۔خ۔ جلد ۲۱ صفحہ ٦٦)

اور فرمایا۔

ترجمہ: "اور یقیناً مَیں مسیح ہوں اور حق کے ساتھ چلتا اور سیر کرتا ہوں اور اللہ کے لئے میں پکار کر اور بلند آواز سے کہتا ہوں مَیں تمہیں اللہ کے ایام یاد دلاتا ہوں کیا تم اس سے نصیحت نہیں پکڑتے۔ مَیں اپنے رب کی طرف سے تمہارے پاس کھلے دلائل کے ساتھ آیا ہوں۔ مجھے وہ سکھایا گیا ہے جو تمہیں نہیں سکھایا گیا ہے۔اور مجھے بصیرت عطا کی گئی ہے جس سے تم محروم ہو۔(تحفہ الندوہ۔ر۔خ جلد ۱۹ صفحہ ۸۹)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام چونکہ مدعی رسالت ہیں اس لیے ہمارے لیے یہ بات بہت اہم ہو جاتی ہے کہ سچے اور جھوٹے پیغمبر کا قرآن کریم میں کیا فرق بتایا گیا ہے ؟یعنی سچے اور جھوٹے پیغمبر میں کیا فرق ہے ہم کس طرح جان سکتے ہیں کہ جو مدعی رسالت ہے وہ سچا ہے یا مفتری اس کے بارے میں قرآن کریم نے کئی طریقے بتائے ہیں کہ سچے اور جھوٹے پیغمبر میں کیا وجہ امتیاز یا فرق ہے جن میں سے چند ایک یہاں ذکر کرتے ہیں۔

پہلا امتیاز تو یہ کہ جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بندوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس کے دعویٰ کے بعد لوگوں میں اس کی دعوت قبول کر لی گئی اور وہ مدّعی رسالت اپنے مخالفین مکذبین اور مقابلہ کرنے والوں پر غالب آیا اور ایک جماعت پیدا کر دی تو وہ سچا رسول ہے۔ خدا کا اس کی مدد کرنا اس کے سچے ہونے کی دلیل ہے اور اگر وہ مدّعی رسالت ناکام ہو جائے اور گر جائے اس کی دعوت بے اثر ہو کوئی قبول کرنے والا اس کا پیدا نہ ہو تو یقیناً وہ شخص خدا پر افترا باندھتا ہے اس کا ناکام ہو جانا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ خدا پر افترا کر رہا ہے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾

﴿ الْمُجَادِلَة 58 آیت 21﴾ ترجمہ: اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

وہ بات جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا فرض قرار دیا ہے اس پر قسم کھائی ہے اس کا وعدہ فرمایا ہے ایسے امر کا واقع ہونا لازمی ہے اس کی تاخیر محال ہے اور اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بات مقرر ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ لَقَدۡ سَبَقَتۡ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۱۷۱﴾ۚۖ اِنَّهُمۡ لَهُمُ الۡمَنۡصُوۡرُوۡنَ ﴿۱۷۲﴾۪ وَ اِنَّ جُنۡدَنَا لَهُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۱۷۳﴾

الصّٰٓفّٰت37 آیات 171 تا173 ترجمہ: اور یقیناً ہمارے بھیجے ہوئے بندگانِ مرسل کے حق میں ہماری یہ بات پہلے ہی سے مقرر ہو چکی ہے (کہ) یقیناً وہی ہیں جنہیں نصرت عطا کی جائے گی۔ اور یقیناً ہمارے لشکر ہی ضرور غالب آنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا کلام واضح ہے کہ اللہ نے صرف اپنے سچے رسولوں کے لیے مخالفوں کے مقابل نصرت و مدد کو خاص کرنے کا وعدہ کیا ہے مفتری اور جھوٹے پیغمبر (رسول) کو نصرت عطا ہر گز نہیں ہوتی۔ یقیناً سچے رسول کو اللہ مدد و تائید پہنچاتا ہے اور اس کے مکذّب اور مخالفوں پر اُسے غالب کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی مددو نصرت رسول کی صداقت کی دلیل ہے۔ عدل و حکمت کا مالک خدا سچے پیغمبر اور جھوٹے پیغمبر کے ساتھ یکساں معاملہ نہیں کرتا کیونکہ جب خدا کی حکمت و عدل کی طرف نظر کریں تو اس حقیقت کو آشکار دیکھتے ہیں کہ اللہ کی حکمت اور شان میں یہ بات محال ہے کہ سچّے اور جھوٹے آدمی میں کوئی فرق ہی نہ کرے نہ تو دلائل اور قوت علم میں کچھ فرق ہو اور نہ دونوں کی تائید و نصرت میں کوئی فرق ہو ایسا ہر گز نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَفَنَجۡعَلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ كَالۡمُجۡرِمِيۡنَؕ‏ ﴿۳۵﴾ مَا لَـكُمۡ ۚ كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ‌ۚ‏ ﴿۳۶﴾ ﴿القلم 68 آیات 35تا36﴾ ترجمہ: پس کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کی طرح بنالیں؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے، کیسے فیصلے کرتے ہو؟

اور فرمایا:

اَمۡ نَجۡعَلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالۡمُفۡسِدِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ اَمۡ نَجۡعَلُ الۡمُتَّقِيۡنَ كَالۡفُجَّارِ‏ ﴿۲۸﴾

﴿ص 38 آیت 28﴾ ترجمہ: کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ویسا ہی قرار دے دیں گے جیسے زمین میں فساد کرنے والوں کو یا کیا ہم تقویٰ اختیار کرنے والوں کو بدکرداروں جیسا سمجھ لیں گے؟

جب اللہ تعالیٰ فرمانبردارں اور مجرم کو یکساں نہیں ٹھہراتا ہے صالح اور مفسد کو مساوی نہیں ٹھہراتا۔ پرہیزگاروں اور بے عملوں کو برابر نہیں ٹھہراتا تو سچے رسولوں کو جو خدا کی بہترین مخلوق ہیں اور جھوٹے رسولوں کو جو بدترین مخلوق ہیں کیسے برابر ٹھہرا سکتا ہے۔

اٰمَنُوۡا فَاِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ‏ ﴿۵۶﴾ ﴿المآئدۃ 5 آیت 56﴾

ترجمہ: اللہ ہی کا گروہ ہے جو ضرور غالب آنے والا ہے۔

یعنی خدا ہی جماعت ہمیشہ غالب اور کامیاب ہوتی ہے اوراس کے بالمقابل کذّابوں کی جماعت کا ذکر اس طرح کرتا ہے۔

اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

﴿ الْمُجَادِلَة 58 آیت 19 ﴾ خبر دار! شیطان ہی کا گروہ ہے جو ضرور نقصان اٹھانے والا ہے۔

اور مزید اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ ﴿ الْمُؤْمِن 40 آیت 51 ﴾

ترجمہ: یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور اُن کی جو ایمان لائے اِس دنیا کی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور اُس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ ابدی قانون ہے کہ وہ اپنے رسولوں کی دشمنوں کے مقابلہ میں مدد اور نصرت فرماتا ہے اور ان کے مخالفین کی معاندانہ اور مخاصمانہ سرگرمیوں کو جو رسولوں کی تباہی اور بربادی کی لئے کی جاتی ہیں کبھی کامیاب ہونے نہیں دیتا۔

اور بالفرض ہم مان بھی لیں کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے، سچے اور جھوٹے رسولوں میں فرق نہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے سچے رسولوں کے منکروں کو عذاب کیوں دیگا جبکہ سچے اور جھوٹے مدعی رسالت میں کچھ فرق ہی نہیں لیکن حق بات یہ ہے کہ خدا اپنی حکمت کاملہ سے سچے کی تائید و نصرت کر کے اس کی سچائی پر مہر تصدیق لگادی ہے اور جھوٹے کو ناکام اور اس کے دعوے کو بے بنیاد کر کے اس کا جھوٹ کھول دیا ہے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کھلے طور پر اپنے اس اٹل قانون کا ذکر فرمایا ہے کہ:

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ ؕ ﴿المُجَادِلَة58 آیت21﴾

ترجمہ: لکھ رکھا ہے اللہ نے کہ ضرور غالب آؤں گا مَیں اور میرے رسول

کہ خدا نے روزِ ازل سے یہ لکھ چھوڑا اور مقرر کر دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہی ہمیشہ غالب رہیں گے۔ گویا ممکن نہیں کہ کوئی جھوٹا مدّعی رسالت ہو اور پھر اس کی جماعت دن بدن بڑھتی چلی جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا غیر متغیر اور غیر متزلزل قانون ہے جو جھوٹے اور سچے مدّعیان رسالت کے درمیان ایک واضح اور روشن فیصلہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ لَا يُفۡلِحُوۡنَ ؕ﴿۱۱۶﴾ ﴿النَّحل16 آیت116﴾

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

یعنی خدا پر افترا کرنے والے کامیاب نہیں ہوا کرتے تو اپنے پاس سے جھوٹے الہامات بنا کر خدا کی طرف منسوب کرنے والے کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ہر گز نہیں، جھوٹے مدّعی رسالت کے دعویٰ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت نہیں ملتی جو سچے رسولوں کے ساتھ ہوتی ہے چنانچہ اللہ پر جھوٹ گھڑنا قرآنِ کریم نے اس بات کو ایک اور مقام پر اس طرح بیان فرمایا ہے۔

لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ ﴿۶۱﴾ ﴿الِ عِمۡرٰن3 آیت61﴾ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت

اَلَا لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ ۙ﴿۱۸﴾ ﴿ھُوۡد11 آیت18﴾ ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

تو ظلم سے جھوٹی رسالت کرنا اللہ تعالیٰ کی لعنت کا حق دار ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت کا خوفناک انجام قرآنِ کریم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ:

وَ مَنۡ یَّلۡعَنِ اللّٰہُ فَلَنۡ تَجِدَ لَہٗ نَصِیۡرًا ﴿۵۲﴾ ﴿النِّسَآء 4 آیت 52﴾

ترجمہ: اور جس پر اللہ لعنت کرے اس کے لئے تُو کوئی مددگار نہیں پائے گا۔

تو جس پر اللہ لعنت کرے اس کا کوئی مددگار نہیں رہتا اور کامیابی اور نصرت اُس کے حصہ میں نہیں ہوتی۔ پس صاف طور پر یہ ثابت ہوا کہ وہ لوگ جو جھوٹی رسالت کا دعویٰ کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی لعنت کے نیچے ہوتے ہیں اور وہ بے یارو مددگار ہو جاتے ہیں اور اُن کا کلام باقی نہیں رہتا اُن کا نام و نشان اللہ مٹا دیتا ہے اور نہ اُن کی جماعت باقی رہتی ہے اور نہ کوئی اُن کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ اس کا نام و نشان ہی باقی نہیں رہتا۔

قَدۡ خَابَ مَنِ افۡتَرٰی ﴿۶۱﴾ ﴿طٰہٰ 20 آیت 61﴾ یقیناً وہ نامراد ہو جاتا ہے جو افترا کرتا ہے۔

تو جو اللہ پر اپنی جھوٹی رسالت کا افترا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو عذاب سے تہس نہس کر دیتا ہے۔ تو یہ معاملہ اللہ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ اللہ نے اپنے بندوں کے ہاتھ میں نہیں دیا یہ معاملہ کہ وہ اُس کو برباد کریں۔ اللہ نے بار بار اپنے کلام سے واضح فرما دیا ہے کہ اُس کی ذات پر افترا کرنے والا نامراد ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے والوں کے متعلق قرآنِ کریم میں اپنا قانون بیان فرمایا ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوا الۡعِجۡلَ سَيَنَالُهُمۡ غَضَبٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَذِلَّةٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ‌ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُفۡتَرِيۡنَ ﴿۱۵۲﴾ ﴿الۡاَعۡرَاف 7 آیت 152﴾ ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو بچھڑے کو پکڑ بیٹھے انہیں ضرور ان کے ربّ کی طرف سے غضب پہنچے گا اور دنیا کی زندگی میں ذلّت۔ اور اسی طرح ہم افترا کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِ ۙ﴿۴۴﴾ لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِيۡنِ ۙ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ ۖ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنۡكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ عَنۡهُ حٰجِزِيۡنَ ﴿۴۷﴾ ﴿الحاقّۃ 69 آیت-44 تا 47﴾

ترجمہ: اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا۔ تو ہم اُسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اُس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ پھر تم میں سے کوئی ایک بھی اُس سے (ہمیں) روکنے والا نہ ہوتا۔

یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی اللہ کی طرف جھوٹی وحی منسوب کرے خواہ وہ میرا سب سے پیارا محبوب یعنی محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہوں اللہ ہر گز معاف نہیں کریگا۔ ہم

اسے دائیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور اُس کی رگِ جان کاٹ دیں گے اور کوئی بھی ایسے مفتری کو اللہ کی پکڑ سے نہیں بچا سکتا۔ بعض باتیں بھی بنانے پر اللہ اپنی پکڑ کی نوید سنا رہا ہے تو اب اگر کوئی یہ دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کرئے کہ مجھے اللہ نے مسیح موعود و مہدی مسعود بنا کر بھیجا ہے تا کہ مَیں لوگوں کو دین اسلام کی طرف دعوت دوں اور قرآن کریم کی صحیح تعلیم اور رسول اکرم کے دین کی تصدیق کروں اور دنیا کو یہ چیلنج دیا کہ اسلام کے سوا اب آسمان کے نیچے کوئی زندہ مذہب نہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے سوا کوئی زندہ رسول نہیں اور میں مہدی اور مسیح (موعود) ہوں جو یہ بات خدا کی طرف سے کہہ رہا ہوں تو کوئی ہے جو اسلام کی زندہ برکات کا مقابلہ کر سکے۔ میں خدا کا پیغمبر ہوں تو آسمانی نشانات میں میرا مقابلہ کر لو اور دلیل اور برہان کے میدان میں آجاؤ۔ اس دعویٰ اور اعلان کے بعد خدا کا ایسے مدعی کا مدد کرنا اُس کی دعوت اور کلام کو دنیا میں شائع کرنا اور اُس کی دعوت کا دنیا میں دِن بادِن قبول ہونا۔ اس کے مخالفوں کا ناکام ہونا اور اس کی پیشگوئیوں کا پورا ہونا اِس بات کی دلیل ہے کہ ایسا مدعی رسالت خدا کی طرف سے ہے۔

پھر سچے مدعی رسالت کی ایک نشانی اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں یہ بتائی ہے کہ جو کوئی بھی مصدق رسول بن کر آئے اپنے سے پہلے نبی کا تو ایسا مدعی رسالت خدا تعالیٰ کا سچا

رسول ہوتا ہے۔ ہر نبی سے اس بات کا اللہ تعالیٰ نے عہد لیا ہے کہ اگر کوئی ایسا رسول آئے جو تمہاری تصدیق کرے تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور اُس کی مدد کرنا۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ ﴿آل عمران 3 آیت 81﴾

ترجمہ: اور جب اللہ نے نبیوں کا میثاق لیا کہ جبکہ میں تمہیں کتاب اور حکمت دے چکا ہوں پھر اگر کوئی ایسا رسول تمہارے پاس آئے جو اس بات کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لے آؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ کہا کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس بات پر مجھ سے عہد باندھتے ہو؟ انہوں نے کہا (ہاں) ہم اقرار کرتے ہیں۔ اس نے کہا پس تم گواہی دو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے عہد کا ذکر فرمایا ہے جو انبیاء سے اور ان کے ذریعے ان کی قوموں سے لیا گیا تھا کہ جب بھی ان کے پاس ان کی تعلیم کا مصدق رسول آئے تو

اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ان پر فرض ہو گا۔ ہر نبی کے عہد میں اطاعت کی ذمہ داری قوم کی یعنی اُس نبی کی اُمّت کی ہوتی ورنہ انبیاء کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ مخالفت کریں اور اسکی سچائی کی ایک شرط یہ بیان فرمادی کہ جو کتاب اللہ نے تمہیں دی ہے اسکی تائید کرے مصدق ہو۔ تمہاری شریعت سے باہر نہ ہو۔ اگر کوئی ایسا نبی آئے تو تم سے یہ پختہ عہد لیا ہے اللہ نے کہ تم ضرور اُس پر ایمان لاؤ گے اور ضرور اُسکی مدد کرو گے۔ تصدیق سے مراد یہاں صرف اس کتاب و حکمت کی سچائی کی تصدیق کرنا ہی نہیں بلکہ مصدق رسول سے مراد ایسا رسول ہے جو کتاب میں موجود پیشگوئیوں کو پورا کرنے والا بھی ہو۔

حضرت امام رازی رحمتہ اللہ علیہ اس آیت "وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ" (العمران 3 آیت 81) کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں " فَحَاصِلُ الْكَلَامِ اِنَّهٗ تعالیٰ اَوْجَبَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ الْاِيْمَانَ بِكُلِّ رَسُوْلٍ جَآءَ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ " (تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ زیرِ آیت بالا)

ترجمہ: "یعنی خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء پر یہ بات واضح کر دی کہ وہ ہر اُس رسول پر ایمان لائیں جو اُن کی اپنی نبوت کا مصدق ہو"۔

علماءلوگوں کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ یہ عہد گزشتہ نبیوں سے تو لیا گیا تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عہد نہیں لیا گیا۔ چنانچہ اب مسلمانوں کو کسی نئے مصدق رسول پر ایمان لانے اور اس کی مدد کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگرچہ اس آیت میں ایسا کوئی قیاس موجود نہیں جو علماء کی اس بات کو کسی بھی حالت میں ثابت کرتا ہو۔ اب اگر یہ ثابت ہو جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی عہد لیا گیا ہے تو لازماً ماننا پڑے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی ضرور آئے گا ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وہی عہد لینے کے کیا معنی؟ اور جب کوئی مدعی رسالت آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق ہو تو وہ یقیناً سچا ہے۔ اور اس غرض سے قرآن کریم کو دیکھا جائے تو سورۃ احزاب کے پہلے رکوع آیت نمبر 7 میں وہ عہد لیا جانا ان الفاظ میں موجود ہے۔ سورۃ احزاب آیت نمبر 7 واضح طور پر اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ یہ میثاق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی لیا گیا تھا۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ﴿۷﴾ ﴿الاحزاب 33 آیت 7﴾ ترجمہ: اور جب ہم نے نبیوں سے ان

کا عہد لیا اور تجھ سے بھی اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے۔ اور ہم نے ان سے بہت پختہ عہد لیا تھا۔

یعنی یہ عہد نہ صرف گزشتہ نبیوں سے بلکہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی لیا گیا جس کی رو سے امت محمدیہ پر بھی یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ جب بھی ان کے پاس کوئی ایسا رسول آئے جو اسلام کی تصدیق کرے تو اس کو مانیں اور اس کی مدد و نصرت کریں۔

میثاق کو توڑنے اور بدعہدی کی سزا بھی بتادی۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸ ﴿الحدید 57 آیت 8﴾ ترجمہ: اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے؟ اور رسول تمہیں بلا رہا ہے کہ تم اپنے رب پر ایمان لے آؤ جبکہ (اے بنی آدم) وہ تم سے میثاق لے چکا ہے۔ (بہتر ہوتا) اگر تم ایمان لانے والے ہوتے۔

اس آیت میں ایک مرتبہ پھر یہ تاکید کی گئی ہے کہ اپنے میثاق کو پورا کرو اور اس رسول کو مانو جو کوئی نیا دین لے کر نہیں آیا بلکہ لوگوں کو اسی خدا کی طرف بلا رہا ہے جس پر وہ پہلے سے ایمان رکھتے ہیں۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن کا دعویٰ وہی امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا ہے جس کی خبر قرآن و حدیث میں دی گئی ہے نہ صرف اسلام، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ کریم کی سچائی کی مکمل تصدیق کی ہے بلکہ آپؐ کی ذات کے ساتھ وابستہ قرآن و حدیث میں موجود پیشگوئیاں بھی پوری ہوئیں جن میں سورج اور چاند کا رمضان میں گرہن، دابۃ الارض یعنی زمینی کیڑے کے ذریعے بیماریوں سے ہلاکت یعنی طاعون کا پھیلنا، بڑے پیمانے پر جنگوں کا ہونا، جدید سواریوں کا ایجاد ہونا، سمندروں کا ملایا جانا، وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام اعلان فرماتے ہیں:

مجھے بھیجا گیا ہے تا مَیں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے۔ اور وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہیں جن کے مقابلہ سے تمام غیر مذہب والے اور ہمارے اندرونی اندھے مخالف بھی عاجز ہیں۔ مَیں ہر یک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں کہ قرآن

شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارف دقیقہ اور بلاغتِ کاملہ کی رو سے معجزہ ہے۔ موسیٰ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔

مَیں بار بار کہتا ہوں۔ اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ مَیں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ مَیں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذہب مُردے ان کے خدا مُردے اور خود وُہ تمام پیرو مُردے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں ہرگز ممکن نہیں۔

اے نادانوں! تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے؟ اور مُردار کھانے میں کیا لذّت؟!!! آؤ مَیں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے۔ اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اِس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں؟ کہ اس بات کو پرکھے۔ پھر حق کو پاوے تو قبول کر لیوے۔ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ کیا ایک مُردہ کفن میں لپیٹا ہوا۔ پھر کیا ہے؟ کیا

ایک مشت خاک۔ کیا یہ مردہ خدا ہو سکتا ہے؟ کیا یہ تمہیں کچھ جواب دے سکتا ہے؟ ذرہ آؤ! ہاں! لعنت ہے تم اگر نہ آؤ۔ اور اس سڑے گلے مردہ کا میرے زندہ خدا کے ساتھ مقابلہ نہ کرو۔........ ناپاک ہیں وہ دل جو سچے ارادہ سے نہیں آزماتے۔ اور پھر انکار کرتے ہیں ۔ اور پلید ہیں وہ طبیعتیں جو شرارت کی طرف جاتی ہیں نہ طلب حق کی طرف۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے
اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول
کرے گا اور بڑے زور آور حملوں
سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔" (الہام حضرت مسیح موعود)

وَالسّلامر علیٰ مَن اتّبع الھدیٰ

(روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 345 تا 347 ضمیمہ رسالہ انجام آتھم)

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىہُ ؕ قُلۡ اِنِ افۡتَرَیۡتُہٗ فَعَلَیَّ اِجۡرَامِیۡ وَ اَنَا بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تُجۡرِمُوۡنَ ﴿۳۵﴾ ﴿ھُود 11 آیت 35﴾ ترجمہ: کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اُسے افترا کرلیا ہے؟ تُو کہہ دے کہ اگر میں نے یہ افترا کیا ہوتا تو مجھ پر ہی میرے جرم کا وبال پڑتا۔ اور میں اس سے بَری ہوں جو تم جرم کیا کرتے ہو۔

یعنی جھوٹا دعویٰ کرنے کا وبال اُسی پر پڑتا ہے جس نے یہ افترا کیا ہے لوگ اس بات کے ذمہ دار نہیں بلکہ خدا تعالیٰ اس بات کا ذمہ دار ہے کہ جس نے افترا سے جھوٹا دعویٰ رسالت کیا ہے اُس کو وہ اُس کے جرم کی سزا دے کیونکہ اگر سچے اور مفتری کے درمیان خدا فرق ہی نہیں کرتا تو حق اور باطل کے درمیان فرق ختم ہو جائے اور جزا اور سزا کے لئے خدا کی کوئی حجت ہی باقی نہ رہے تو معاملہ اللہ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور اپنے کلام سے واضح فرما دیا ہے کہ اُس کی ذات پر افترا کرنے والے کے جرم کا وبال اس پر پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے:

وَ اِنۡ کَادُوۡا لَیَفۡتِنُوۡنَکَ عَنِ الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ لِتَفۡتَرِیَ عَلَیۡنَا غَیۡرَہٗ ٭ۖ وَ اِذًا لَّاتَّخَذُوۡکَ خَلِیۡلًا ﴿۷۳﴾ وَ لَوۡ لَاۤ اَنۡ ثَبَّتۡنٰکَ لَقَدۡ کِدۡتَّ تَرۡکَنُ اِلَیۡہِمۡ شَیۡئًا قَلِیۡلًا ﴿٭ۙ۷۴﴾ اِذًا لَّاَذَقۡنٰکَ ضِعۡفَ الۡحَیٰوۃِ وَ ضِعۡفَ الۡمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَکَ عَلَیۡنَا نَصِیۡرًا ﴿۷۵﴾ ﴿بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡل 17 آیات 73 تا 75﴾

ترجمہ: اور بے شک وہ قریب تھے کہ تجھے اس چیز سے بہکا دیں جو ہم نے تجھ پر بذریعہ وحی بھیجی ہے تا کہ تو اس کے سوا ہم پر بہتان باندھنے لگے اور پھر تجھے اپنا دوست بنالیں۔ اور اگر ہم تجھے ثابت قدم نہ رکھتے تو کچھ تھوڑا سا اُن کی طرف جھکنے کے قریب تھا۔ اس وقت ہم تجھے زندگی میں اور موت کے بعد دہرا عذاب چکھاتے پھر تو اپنے واسطے ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ پاتا۔

یعنی ان آیات میں بھی واضح طور پر صاف الفاظ میں بتادیا کہ اگر یہ پیغمبر اپنے پاس سے کوئی وحی بناتا تو اسی دنیا میں عذاب الٰہی میں مبتلا کیا جاتا اور وہ اگلے جہان میں بھی عذاب میں مبتلا ہوتا۔ یہ بات کہنا کہ یہ آیت بھی آنحضرت ﷺ کے لئے خاص ہے درست نہیں ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ اگر آنحضرت ﷺ کے سوا اور کوئی دوسرا نبی کفار کے کہنے پر لگ کر اپنے پاس سے وحی بنالیتا اور افتراء علی اللہ کرتا تو خدا اُس کو عذاب نہ دیتا لیکن نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ ایسا کرتے تو اُن پر عذاب نازل کرتا۔

قرآنِ کریم سورۃ الشّوریٰ 42 آیت نمبر 24 میں آپ ﷺ کی صداقت اس بات کے جواب میں کہ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ پر جھوٹ گھڑ لیا ہے، جواب دیا:

وَ یَمۡحُ اللّٰہُ الۡبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الۡحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ ؕ﴿ الشُّوۡرٰی42

آیت24﴾ جھوٹے کو اللہ مٹا دیتا ہے اور حق کو اپنے کلمات سے ثابت کر تا ہے۔

یعنی جو سچا ہے اللہ کے کلمات اُس کے حق میں گواہ ہوتے ہیں وہ نور پر ہوتا ہے، جو نہیں مٹا وہ یقیناً صرف سچا ہوتا ہے۔ یہ گارنٹی اللہ نے ہمیشہ تمام رسولوں کے بارے میں دی ہے۔

خلاصہ آیات یہ ہے کہ:

اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے والوں پر اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے اور وہ اِسی دنیا میں ذلیل و رسوا اور خائب و خاسر ہو جاتے ہیں یہی اللہ کا قانون ہے۔ پس غور کرو اور ہدایت یافتہ لوگوں کا طریق تلاش کرو اور گمراہ ہونے والوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

خاکسار

مبشر احمد